بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

احمدی دوستو! آپ بخوبی جانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب اور آپ احباب اس بات پر بضد ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں لیکن آپ یہ بات جان کر حیران ہوں گے کہ مرزا صاحب نے کل زندگی 69 سال 4 ماہ 25 دن پائی ہے اور 57 سال 4 ماہ 25 دن تک یہی کہتے رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور مرنے سے بارہ سال پہلے 1896ء کو اپنا عقیدہ بدلا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔انہیں زندہ آسمانوں پر ماننا شرک ہے اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا صاحب نے کتاب البریہ میں لکھا ہے کہ میری پیدائش 1839 یا 1840ء میں ہوئی ہے (کتاب البریہ صفحہ 159، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 177)

اور وفات 26 مئی 1908ء میں ہوئی (ملفوظات جلد 10 صفحہ 459)۔

حساب لگالیں، 69 سال 4 ماہ 25 دن بنتے ہیں۔

مرزا صاحب نے براہین احمدیہ حصہ چہارم میں لکھا ہے: "ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ" یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو اُن کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔"

(براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 499 مندرجہ روحانی خزائن صفحہ 593 جلد 1 از مرزا غلام احمد صاحب)

اسی براہین احمدیہ میں لکھا ہے۔ "عسی ربکم ان یرحم علیکم وان عدتم عدنا وجعلنا جھنم للکافرین حصیرا" خدائے تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے۔اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے

شدت وعنف اور قہر وسختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس وخاشاک سے صاف کردیں گے اور کج اور ناراست کا نام ونشان نہ رہے گا۔ اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست ونابود کردے گا۔ اور یہ زمانہ اس زمانہ کیلئے بطور ارہاص کے واقع ہوا ہے یعنی اس وقت جلالی طور پر خدائے تعالیٰ اتمام حجت کریگا۔ اب بجائے اس کے جمالی طور پر یعنی رفق اور احسان سے اتمامِ حجت کررہا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 505،506 مندرجہ روحانی خزائن صفحہ 601،602 جلد 1 از مرزا غلام احمد صاحب)

دیکھا کس قدر وضاحت سے مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے اور، رفع آسمانی اور آمد ثانی کے عقیدے کو تسلیم کیا ہے اور بارہ سال بعد تک اسی عقیدہ پر جمے رہے۔ ہمیشہ مسیح موعود ہونے کا انکار کیا اور مثیل مسیح کہلاتے رہے۔

اپنی کتاب ازالہ اوہام میں مرزا صاحب لکھتے ہیں: "اے برادران دین وعلمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہوکر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنایا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدائے تعالیٰ سے پاکر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کردیا تھا جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گذر گیا ہوگا۔ میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہورہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض روحانی خواص طبع اور عادت اور اخلاق وغیرہ کے خدائے تعالےٰ نے میری فطرت میں بھی رکھی ہیں"۔

(ازالہ اوہام (اول) صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 192 از مرزا غلام احمد صاحب)

قارئین کرام: مسیح موعود بننے سے انکار اور مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ الہامی ہے جیسا کہ مرزا صاحب کی اپنی مندرجہ بالا تحریروں سے ثابت ہے۔ اب حیرانی والی بات ہے کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کے الہامات سے اپنا یہ دعوی ثابت کیا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں، مسیح موعود نہیں ہوں، مسیح علیہ السلام زندہ ہیں، دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ اور دوسری طرف یہ بھی براہین احمدیہ کے الہامات سے ہی سے ثابت کیا کہ میں ہی مسیح موعود ہوں اور عیسیٰ مسیح موعود نہیں وہ فوت ہوچکا ہے، آگے حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا صاحب اعجاز احمدیہ کے شروع میں لکھتے ہیں: "وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہوگیا ہے، تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے کمال سادگی سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کے نسبت براہین میں لکھا

ہے۔جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی تو میں اس عقیدہ سے باز آ گیا۔میں نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بھر دیا۔اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین میں میرا نام عیسیٰ رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفاء ٹھہرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کرے گا۔اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ** تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ میں کھلے کھلے طور پر درج تھا۔خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجودیکہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا۔مگر پھر بھی میں نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا۔حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی مگر میں نے اس رسمی عقیدہ کو براہین میں لکھ دیا۔میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیونکر اسی کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔

پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔جب بارہ برس گذر گئے تب وہ وقت آیا کہ میرے اوپر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارے الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔

پس جب اس بارہ میں انتہا تک خدا کی وحی پہنچی اور مجھے حکم ہوا کہ **فاصدع بما تومر** یعنی جو تجھے حکم ہوتا ہے وہ کھول کر لوگوں کو سنا دے اور بہت سے نشان مجھے دیئے گئے اور میرے دل میں روز روشن کی طرح یقین بٹھا دیا گیا۔تب میں نے یہ پیغام لوگوں کو سنا دیا"۔**(اعجاز احمدیہ صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113 از مرزا غلام احمد صاحب)**

مرزا صاحب نے ایک الہامی آیت سے یہ ثابت کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے اور پھر بارہ برس بعد اسی الہامی آیت سے ثابت کر رہے ہیں کہ مسیح موعود میں ہوں، عیسی ابن مریم مر چکے ہیں۔سوال پیدا ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اگر زندہ تھے تو اب کیوں کہتے ہیں مر چکے ہیں اور اگر مر چکے تھے تو پہلے کیوں لکھا کہ زندہ ہیں دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔مرزا صاحب کو یہ الہام کیسے ہوا کہ جس عیسیٰ نے آنا تھا وہ تو ہے۔یہ الہام ہے یا ربڑ کا تسمہ کہ جدھر سے چاہو کھینچ کر پورا کر دو۔سبحان اللہ ایک منہ سے دو متضاد باتیں۔

احمدی دوستو! مرزا صاحب نے سرمہ چشم آریہ کے آخر میں ایک اشتہار دیا ہے جس میں فرماتے ہیں کہ "کتاب براہین احمدیہ جس کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے مولف (مرزا غلام احمد صاحب) نے ملہم و مامور یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے بغرض اصلاح و تجدید دین

تالیف کیا ہے۔" (سرمہ چشم آریہ اشتہار صفحہ 270 کے بعد،
مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 318 کے بعد اشتہار از مرزا غلام احمد صاحب)

قارئین حضرات! براہین احمدیہ مرزا صاحب نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے لکھی۔ اللہ تعالیٰ لکھا رہے ہیں اور مرزا صاحب لکھ رہے ہیں۔ مرزا صاحب نے کیا لکھا: "هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک درخت کے دو پھل ہیں"۔

اس الہامی کتاب (براہین احمدیہ کے صفحہ 593 پر لکھتے ہیں)

کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ پھر کچھ صفحے چھوڑ کر صفحہ 601 پر بڑے زوردار دعویٰ کے ساتھ قرآن شریف کی آیت سے ثابت کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ ملاحظہ فرماویں "عسی ربکم ان یرحم علیکم وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم للکافرین حصیرا. خدائے تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے۔ یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے۔ اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دے گا"۔

نوٹ: مرزا صاحب نے اربعین نمبر 2 براہین کے حوالے سے اپنے الہامات کا ذکر کیا ہے اور هو الذی اور عسی ربکم والی آیات کو مرزا صاحب نے اپنے الہامات قرار دیا ہے۔ حوالہ کے لئے دیکھیں

(اربعین جلد 2 صفحہ 9، 10 مندرجہ روحانی خزائن صفحہ 351، 352 جلد 17 از مرزا غلام احمد صاحب)

احمدی دوستو! جب مرزا صاحب کی طرف اللہ تعالیٰ کے کئے ہوئے الہام اور قرآن شریف کی آیت کا مفہوم مرزا صاحب غلط بیان کرر ہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے کیوں نہیں فرمایا۔ مرزا صاحب کیا کرر ہے ہو کیا آپ کو الہام اور قرآن شریف کی آیت کا مفہوم نہیں سمجھ میں آیا، یا خواب دیکھ رہے ہو۔ عیسیٰ علیہ السلام تو مر گئے ہیں اور جس مسیح موعود نے آنا ہے وہ تم ہو اور تم ہی لکھ رہے ہو کہ جب مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ کیا اللہ تعالیٰ کو بارہ سال بعد یاد آیا یا علم ہوا کہ مرزا صاحب نے اپنی گردن پر چھری پھیر دی ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کو نعوذ باللہ نیند آ گئی تھی۔ یہ اصلاح و تجدید دین ہو رہی ہے۔ انا للہ وانا الیہ رجعون۔

اور پھر لطف یہ کہ جب حیات عیسیٰ کا عقیدہ بدلا تو مرزا صاحب نے اپنی کتاب ست بچن میں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے 120 برس کی عمر پائی۔ (ست بچن صفحہ 176، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 302 از مرزا صاحب)

پھر پانچ ماہ بعد مرزا صاحب نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے 125 سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ (تریاق القلوب صفحہ 371، مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 499 از مرزا صاحب)

پھر چار سال بعد مرزا صاحب نے اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام 153 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ 29، مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 29 از مرزا صاحب)

اس طرح قبر کے متعلق مرزا صاحب نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھا کہ مسیح کی قبر ان کے اپنے وطن گلیل میں ہے۔

(ازالہ اوہام (دوم) صفحہ 473، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 353 از مرزا غلام احمد صاحب)

پھر کچھ سال بعد مرزا صاحب نے اتمام الحجۃ میں لکھا کہ مسیح کی قبر بیت المقدس، طرابلس یا بلاد شام میں ہے۔

(اتمام الحجۃ صفحہ 24، مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 296، از مرزا غلام احمد صاحب)

پھر کچھ سال بعد مرزا صاحب نے اپنی کتاب کشتی نوح میں لکھا کہ مسیح کی قبر کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں ہے۔

(کشتی نوح صفحہ 18، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 16 از مرزا غلام احمد صاحب)

اگرچہ مرزا صاحب قبر مسیح کا مسئلہ پھر مشتبہ ہوا اور اپنے مرنے سے 11 دن پہلے لکھا کہ ایک بزرگ کی روایت سے مسیح کی قبر مدینہ کے قریب ہے۔ (چشمہ معرفت صفحہ 251، روحانی خزائن صفحہ 261 جلد 23 از مرزا صاحب)

لیکن احمدی احباب کشمیر والی قبر ہی مسیح کی قبر بتلاتے ہیں جس کا قبر مسیح ہونا کسی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز ثابت نہیں۔ مرزا صاحب نے ابن مریم بننے کی غرض سے 1896ء کو اپنا عقیدہ بدلا بحوالہ (اعجاز احمدی صفحہ 9، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113 از مرزا غلام احمد صاحب) اور 1908ء تک زندہ رہے۔ یعنی 12 سال تک اللہ کی طرف سے مختلف الہام

ہوتے رہے یعنی اللہ تعالیٰ مرزا صاحب سے مذاق کرتے رہے اور یہ صحیح خبر ایک بھی الہام میں نہ دی گئی (نعوذ باللہ)۔ اصل میں جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔

احمدی دوستو! مرزا صاحب نے سرمہ چشم آریہ کے آخر ورق پر لکھا ہے کہ میں نے براہین احمدیہ ملہم من اللہ ہو کر لکھی ہے بحوالہ (سرمہ چشم آریہ صفحہ 270 کے بعد (اشتہار، مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 318) کے بعد اشتہار از مرزا غلام احمد صاحب۔ ملہم من اللہ کون ہوتا ہے۔ آئینہ کمالات اسلام میں مرزا صاحب لکھتے ہیں "اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ بات معلوم ہے کہ روح القدس کی قدسیت (یعنی جبرائیل علیہ السلام کی توجہ) ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قویٰ (یعنی بدن کے تمام اعضاء) میں کام کرتی ہے"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 93 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 93 از مرزا غلام احمد صاحب)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ روح القدس کی قدسیت نے مرزا صاحب کے ہاتھ کو کیوں نہ پکڑا اور قلم کیوں نہیں توڑ دی۔ روح القدس کی قدسیت نے کیوں نہیں شور مچایا، کیوں نہیں چیخی چلائی کہ مرزا صاحب کیوں اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کو مرے ہوئے تقریباً دو ہزار سال ہو گئے ہیں اور تم لکھ رہے ہو کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور لکھ بھی ایسی کتاب میں رہے ہو جو اصلاح و تجدید کے لئے لکھی جا رہی ہے۔ مرزا صاحب کیا تمہاری مت ماری ہے۔ تمہیں پتہ نہیں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ماننا شرک ہے۔

احمدی دوستو! مرزا صاحب نے براہین احمدیہ جلد 1 میں لکھا ہے کہ "ہم نے صدہا طرح کا فتور اور فساد دیکھ کر کتاب براہین احمدیہ کو تالیف کیا تھا اور کتاب موصوف میں تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلیل سے صداقت اسلام کو فی الحقیقت آفتاب سے بھی زیادہ تر روشن دکھلایا گیا چونکہ یہ مخالفین پر فتح عظیم ہے"۔

(براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 62، مندرجہ روحانی خزائن صفحہ 62 جلد 1 از مرزا غلام احمد صاحب)

احمدی دوستو! صدہا فتور اور فساد میں سے سب سے بڑا فتور اور فساد تمہارے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر ماننا اور انکا دوبارہ دنیا میں آنا ہے۔ کیوں کہ یہ مرزا صاحب کی مسیح موعودیت اور مہدی معودیت کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے واسطے تیز سے تیز تر کلہاڑا ہے۔ صدہا فتور اور فساد کی اصلاح تو مرزا صاحب سے کیا ہو گی آپ سے تو اسی کا سدباب بھی نہیں ہو سکا۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کو براہین احمدیہ میں مرزا صاحب نے تسلیم کر کے اپنے پاؤں کاٹ دیئے۔ مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ مخالفوں پر فتح عظیم ہے۔ یہ مرزا صاحب کی خوش فہمی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ مخالفوں کی فتح عظیم ہے نہ کہ مرزا صاحب کی۔

احمدی دوستو! مرزا صاحب طالب علمی کے زمانے کے بارے میں لکھتے ہیں: ''اور ان دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں دنیا میں نہ تھا۔ میرے والد صاحب مجھے بار بار یہی ہدایت کرتے تھے کہ کتابوں کا مطالعہ کم کرنا چاہیے کیونکہ وہ نہایت ہمدردی سے ڈرتے تھے کہ صحت میں فرق نہ آوئے''۔

(کتاب البریہ صفحہ 181، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 181 از مرزا غلام احمد صاحب)

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ'' والد صاحب کا دستور تھا کہ سارا دن الگ بیٹھے پڑھتے رہتے تھے اور ارد گرد کتابوں کا ڈھیر لگا رہتا تھا'' (سیرۃ المھدی جلد اول صفحہ 218 از مرزا بشیر احمد ایم اے)۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں: ''مگر اکثر حصہ وقت کا قرآن شریف کے ترجمہ اور تفسیروں اور حدیثوں کے دیکھنے میں صرف ہوتا تھا اور بسا اوقات وہ کتابیں والد صاحب کو سنایا بھی کرتا تھا''۔

(کتاب البریہ صفحہ 187 روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 187 از مرزا غلام احمد صاحب)

مرزا صاحب 1875ء میں لکھی گئی اپنی کتاب براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد نماز مغرب میرے پاس تشریف لائے۔ حضرت فاطمہ حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے'' پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی۔ جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے جس کو علیؓ نے تالیف کیا ہے اور اب علیؓ وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے''۔

(براہین احمدیہ صفحہ 504 روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 599، تذکرہ صفحہ 16 طبع چہارم از مرزا غلام احمد صاحب)

احمدی دوستو! مرزا صاحب نے براہین احمدیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593، 601 پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے جیسا کہ میں پہلے بیان کر آیا ہوں۔ براہین مرزا صاحب نے 1884ء میں لکھی ہے۔ یہ آپ کو معلوم ہے کہ براہین میں حیات عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ لکھنے کے بعد بارہ سال تک اسی عقیدہ پر جمے رہے۔ بارہ سال بعد عقیدہ بدلا اور ازالہ اوہام ک (دوم) ے صفحہ 595، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 423 پر لکھا ہے کہ قرآن شریف کی 30 آیتوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ کیوں صاحب، مرزا صاحب کتابوں کا مطالعہ اس قدر کرتے تھے کہ گویا دنیا میں نہیں تھے۔ خاص کر تدبر قرآن شریف اور تفسیروں کا اور احادیث شریف کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ کسی حدیث شریف یا قرآن شریف کی ایک آیت میں بھی یہ نہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں کہ مرزا صاحب نے براہین میں لکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ اب بارہ سال بعد 30 آیات سے ثابت کر رہے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں کیا یہ 30 آیتیں اس وقت نظر نہیں آئی تھیں۔

کیا تفسیر علی جو مرزا صاحب کو براہین لکھنے سے 10 سال پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دی تھی، اس میں بھی یہ نہ لکھا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ احمدی دوستو! مرزا صاحب نے براہین احمدیہ اور تذکرہ میں لکھا ہے کہ براہین احمدیہ کی تصنیف سے 20 برس پہلے خواب میں حضور علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو اس وقت میرے دائیں ہاتھ میں میری تالیف کردہ کتاب تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے۔ عرض کیا یہ میری لکھی ہوئی کتاب ہے فرمایا اس کا کیا نام ہے۔ میں نے کہا قطبی یعنی قطب ستارے کی طرح مستحکم غیر متزلزل آپ نے فرمایا مجھے دیں۔ میں نے آپ کو دیدی۔ فرمایا اس کے ذریعہ اسلام زندہ ہوگا۔

(بحوالہ تذکرہ صفحہ 1 تا 3 طبع چہارم اور براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 274، 275 حاشیہ)

احمدی دوستو! بقول مرزا صاحب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کتاب کے ذریعہ اسلام جو مردہ ہو چکا ہے، زندہ ہوگا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہوتا تو یہ بھی فرمایا ہوتا کہ مرزا یہ جو تو نے اس کتاب میں گند مارا ہے اسے درست کر کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور اُن کے ہاتھ سے دین اسلام پوری دنیا میں پھیل جائے گا اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ عیسیٰ کے ذریعہ ظہور میں آئے گا۔ مرزا کیا تم کو اتنا بھی علم نہیں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو مرے ہوئے تو تقریباً دو ہزار سال ہو گئے ہیں اور تم نے لکھا ہے کہ وہ زندہ ہیں دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ مرزا یہ غلبہ دین تو تیری اس کتاب کے ذریعہ سے ہوگا نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں سے، لہٰذا اس غلطی کو درست کرو۔

احمدی دوستو! قطب ستارے کی طرح مستحکم غیر متزلزل کتاب (براہین احمدیہ) میں وہ زلزلہ آیا کہ وفات مسیح کی عمارت ایسے منہدم ہوئی کہ قیامت تک قائم نہیں ہو سکتی۔

احمدی دوستو! مرزا صاحب نے اپنی کتاب (ازالہ اوہام صفحہ 323 تا 338 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 423 سے 438) تک لکھا ہے کہ تیس آیتیں قرآن شریف میں ہیں اور وہ تمام آیات لکھی بھی ہیں کہ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ ایک آیت ہے، شراب حرام ہے۔ سب مفسرین نے لکھا شراب حرام ہے۔ ایک آیت ہے چور کے ہاتھ کاٹو۔ سب مفسرین نے لکھا چور کے ہاتھ کاٹو۔ ایک آیت ہے زانی مرد ہو یا عورت اسے سنگسار کرو۔ سب مفسرین نے لکھا ہے زانی مرد ہو یا عورت اسے سنگسار کیا جائے۔ تعجب ہے کہ تیس آیتیں قرآن شریف میں ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں اور کسی مفسر نے یہ نہیں لکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ منہ مانگا انعام دوں گا اگر آپ مرزا صاحب سے پہلے تیرہ صدیوں کے کسی مفسر، مجدد کی چھوٹی بڑی ترجمہ و تفسیر سے یہ دکھا دیں کہ اس نے لکھا ہو کہ اس آیت سے یہ

ثابت ہو رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔

احمدی دوستو! مرزا صاحب نے محمدی بیگم کے ساتھ شادی ہونے کی پیشگوئی کی تھی۔اس پر میرا ایک رسالہ آسمانی دلہن کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔اس میں اس پیشگوئی کی مکمل تفصیل ہے۔آپ اس کا مطالعہ کریں میں یہاں صرف ایک حوالہ پیش کرتا ہوں وہ یہ کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔محمدی بیگم کے ساتھ میری شادی ہونے کی پیشگوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمائی تھی کہ یتزوج ویولد لہ۔یعنی وہ مسیح موعود (مرزا صاحب) محمدی بیگم کے ساتھ شادی کرے گا اور اولاد بھی ہوگی (انجام آتھم صفحہ 337،مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا غلام احمد صاحب)۔

احمدی دوستو! مرزا صاحب نے تو حدیث شریف کے بیچ سے ایک ٹکڑا لکھا۔میں آپ کو پوری حدیث سناتا ہوں۔

عن عبداللہ ابن عمر وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر (مشکوۃ شریف صفحہ نمبر 480 باب نزول عیسیٰ علیہ السلام رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء)	عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسی ابن مریم زمیں میں نازل ہوں گے شادی کریں گے ان کی اولاد ہوگی۔پینتالیس سال تک زمین میں ٹھہریں گے پھر فوت ہوں گے اور میرے ساتھ میرے مقبرہ میں داخل ہوں گے۔میں اور عیسیٰ بن مریم ابوبکر اور عمر کے درمیان ایک مقبرہ سے اٹھیں گے۔

احمدی دوستو! انصاف سے بتاؤ کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے عیسیٰ ابن مریم فرمایا ہے یا غلام احمد ابن غلام مرتضیٰ فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ پینتالیس برس زندہ رہیں گے جبکہ مرزا صاحب شادی کے بعد پینتالیس برس زندہ نہیں رہے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مریں گے اور میری قبر کے ساتھ دفن ہوں گے۔مرزا صاحب قادیان میں دفن ہوئے ہیں نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے ساتھ۔

احمدی دوستو! ساری باتیں چھوڑو،مرزا صاحب کی شادی محمدی بیگم کے ساتھ نہ ہونے سے ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ ابن مریم زندہ ہیں اور مرزا صاحب کا دعویٰ جھوٹا ہے۔احمدی دوستو! یہ بھی بقول مرزا صاحب ورنہ اس وقت نہ محمدی بیگم تھی اور نہ ہی آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے مرزا صاحب کی محمدی بیگم کے ساتھ شادی ہونے کی پیشگوئی کی۔آپ حدیث شریف کے الفاظ پر غور فرماویں۔آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے عیسیٰ ابن مریم ہی کی شادی کا ذکر کیا کیونکہ جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔اس وقت

آپ کنوارے تھے اور ابھی آپ کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ اس واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام شادی کریں گے اور ان کے بچے بھی ہوں گے اور یہ مرزا صاحب بھی مانتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی بیوی نہ تھی۔ ان کی شادی نہیں ہوئی تھی اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ وہ نامرد ہیجڑا تھے (بہر حال کنوارے دنیا سے رخصت ہوئے)، تفصیل کیلئے دیکھو۔

(نور القرآن صفحہ 73، مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 448، 449 از مرزا غلام احمد صاحب)

احمدی دوستو میں بیان کر آیا ہوں کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے براہین احمدیہ میں حیات عیسیٰ کا رسمی عقیدہ لکھ دیا تھا۔ حالانکہ مرزا صاحب نے قرآن شریف کی دو آیتوں اور اپنے الہام سے بڑے زوردار دعوے کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ احمدی دوستو! کیا قرآن شریف میں رسمی عقائد درج ہیں اور مرزا صاحب کو رسمی الہام ہوتے تھے۔ انا للہ وانا الیہ رجعون۔

احمدی دوستو! کتاب ''عسل مصفیٰ'' تالیف ابوالعطا مرزا خدا بخش قادیانی احمدی یکے از کمترین خادمان مسیح موعود بماہ اپریل 1903ء مطابق غرہ ذی الحجہ 1318ھ میں لکھی گئی تھی۔ اس کے صفحہ 116 پر مجددین کی ایک فہرست دی اس کا مطالعہ فرماویں۔ ''اس باب میں کہ 13 صدیوں میں کون کون مجدد ہوئے ہیں ہم اوپر دکھلا چکے ہیں کہ۔ ہر صدی کے سرے پر مجددوں کا آنا ضروری ہے۔ کیونکہ ہر سوسال کے بعد زمانہ کی حالت پلٹا کھاتی ہے۔ اور دین اسلام میں ضعف واقع ہوجاتا ہے لہٰذا ازبس ضروری ہے کہ اس ضعف اور کمزوری کے دور کرنے کے لئے کوئی شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص تائید پا کر دنیا میں کھڑا ہو۔ اور جس قدر اہل اسلام میں فتور برپا ہو گیا ہو۔ اس کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اور دین مردہ کو از سر نو زندہ کر کے اس کو اپنی اصلی ہیئت میں دکھلا دے۔ چنانچہ اس غرض کے پورا کرنے کے لئے 13 صدیوں میں جس قدر اصحاب مجدد تسلیم کئے گئے ہیں۔ جن میں سے بعض نے اپنی زبان سے دعویٰ مجددیت کیا ہے اور بعض نے نہیں کیا صرف لوگوں نے اُن کو اپنے اعتقاد اور علم سے مجدد تسلیم کر لیا ہے۔ ہم ان کے نام صدی وار لکھ دیتے ہیں۔ تاکہ جو لوگ ان کے اسمائے مبارک سے ناواقف اور ناآشنا ہیں۔ اچھی طرح سے واقف ہو جائیں۔

پہلی صدی میں اصحاب ذیل مجدد تسلیم کئے گئے ہیں: (1) عمر بن عبدالعزیز (2) سالم (3) قاسم (4) مکحول۔ علاوہ ان کے اور بھی اس صدی میں مجدد مانے گئے ہیں۔

دوسری صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) امام محمد ادریس ابوعبداللہ شافعی (2) احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (3) یحییٰ بن معین بن عون عطفانی (4) اشہب بن عبدالعزیز بن داؤد قیس (5) ابوعمرو مالکی مصری (6) خلیفہ مامون رشید بن ہارون (7) قاضی

حسن بن زیادہ حنفی (8) جنید بن محمد بغدادی صوفی (9) سہل بن ابی سہل بن رنحلہ شافعی (10) بقول امام شعرانی حارث بن اسعد محاسبی ابو عبداللہ صوفی بغدادی (11) اور بقول قاضی القضات علامہ عینی۔ احمد بن خالد الخلال۔ ابو جعفر حنبلی بغدادی۔

تیسری صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) قاضی احمد بن شریح بغدادی شافعی (2) ابوالحسن اشعری متکلم شافعی (3) ابو جعفر طحاوی ازدی حنفی (4) احمد بن شعیب (5) ابو عبدالرحمٰن نسائی (6) خلیفہ مقتدر باللہ عباسی (7) حضرت شبلی صوفی (8) عبید اللہ بن حسین (9) ابوالحسن کرخی صوفی حنفی (10) امام بقی بن مخلد قرطبی مجدد اندلس اہل حدیث۔

چوتھی صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) امام ابوبکر باقلانی (2) خلیفہ قادر باللہ عباسی (3) ابو حامد اسفرانی (4) حافظ ابو نعیم (5) ابوبکر خوارزمی حنفی (6) بقول شاہ ولی اللہ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بالحاکم نیشا پوری (7) امام بیہقی (8) حضرت ابو طالب ولی اللہ صاحب قوت القلوب جو طبقہ صوفیا سے ہیں (9) حافظ احمد علی بن ثابت خطیب بغدادی (10) ابواسحٰق شیرازی (11) ابراہیم بن علی بن یوسف فقیہہ ومحدث۔

پانچویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) محمد بن ابو حامد امام غزالی (2) بقول عینی وکرمانی حضرت راعونی حنفی (3) خلیفہ مستظہر بالدین مقتدی باللہ عباسی (4) عبداللہ بن محمد انصاری ابو اسماعیل ہروی (5) ابو طاہر سلفی (6) محمد ابن احمد ابوبکر شمس الدین سرخسی فقیہ حنفی۔

چھٹی صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) محمد بن عمر ابو عبداللہ فخر الدین رازی (2) علی بن محمد (3) عزالدین ابن کثیر (4) امام رافعی شافعی صاحب زبدہ شرح شفا (5) یحیٰی بن حبش بن میرک حضرت شہاب الدین سہروردی شہید امام طریقت (6) یحیٰی بن اشرف بن حسن محی الدین لوذی۔ (7) حافظ عبدالرحمٰن جوزی۔

ساتویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) احمد بن عبدالحلیم تقی الدین ابن تیمیہ حنبلی (2) تقی الدین ابن دقیق السعید (3) شاہ شرف الدین مخدوم بھائی سندی (4) حضرت معین الدین چشتی (5) حافظ ابن القیم جوزی شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن القیم الجوزی ورعی ومشقی حنبلی (6) عبداللہ بن اسعد بن علی بن سلیمان بن خلاج ابو محمد عفیف الدین یافعی شافعی (7) قاضی بدرالدین محمد بن عبداللہ الشبلی حنفی دمشقی۔

آٹھویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) حافظ علی بن حجر عسقلانی شافعی (2) حافظ زید الدین عراقی شافعی (3) صالح بن عمر بن ارسلان قاضی بلقینی (4) علامہ ناصر الدین شاذلی ابن سنت میلی۔

نویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) عبدالرحمٰن بن کمال الدین شافعی معروف امام جلال الدین سیوطی (2) محمد بن

عبدالرحمٰن سخاوی شافعی (3) سید محمد جون پوری مہتدی اور بقول بعض دسویں صدی کے مجددین حضرت امیر تیمور صاحب قرآن فاتح عظیم الشان۔

دسویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) ملا علی قاری (2) محمد طاہر فتنی گجراتی محی الدین محی السنۃ (3) حضرت علی بن حسام الدین معروف بعلی متقی ہندی مکی۔

گیارہویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) عالمگیر بادشاہ غازی اورنگزیب (2) حضرت آدم بنوری صوفی (3) شیخ احمد بن عبدالاحد بن زین العابدین فاروقی سرہندی معروف امام ربانی مجدد الف ثانی

بارہویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان نجدی (2) مرزا مظہر جان جاناں دہلوی (3) سید عبدالقادر بن احمد بن عبدالقادر حسنی کوکیانی (4) حضرت احمد شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی (5) امام شوکانی (6) علامہ سید محمد بن اسماعیل امیر یمن (7) محمد حیات بن ملا لازیہ سندھی مدنی

تیرھویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) سید احمد بریلوی (2) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (3) مولوی محمد اسماعیل شہید دہلوی (4) بعض کے نزدیک شاہ رفیع الدین صاحب بھی مجدد ہیں (5) بعض نے شاہ عبدالقادر کو مجدد تسلیم کیا ہے۔ ہم اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ کہ بعض ممالک میں بعض بزرگ ایسے بھی ہوں گے جن کو مجدد مانا گیا ہو۔ اور ہمیں ان کی اطلاع نہ ملی ہو۔ وجہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو جامع جمیع صفات انسانی تھے، کوئی کامل انسان ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ شریعت اسلامی کے تمام محکمہ جات کی خدمات کو سرانجام دے سکتا۔ اس لئے ضروری بلکہ اشد ضروری تھا کہ شریعت حقہ اسلام کے ہر پہلو اور ہر محکمہ کے ضعف اور کمزوری کو دور کرنے کے لئے الگ الگ افراد اس خدمت پر مامور ہوتے اور مشاہدہ اور تجربہ گواہی دیتا ہے کہ ایسا ہی ہوتا رہا۔ چنانچہ فہرست مجددین سے واضح ہوتا ہے کہ کوئی مجدد فقیہہ ہے کوئی محدث ہے۔ کوئی مفسر ہے، کوئی صوفی ہے، کوئی متکلم ہے اور کوئی بادشاہ ہے۔ الغرض جن کاموں کو ایک ذات جامع جمیع صفات انسانی بہمہ حسن وخوبی سرانجام دیتی تھی۔ اب مختلف زمانوں میں مختلف افراد مختلف پہلوؤں میں ان خدمات کو بجالاتے رہے۔ اور اس سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔

جب یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ ہر صدی کے سر پر کسی مجدد کا آنا ضروری ہے تو اب کوئی وجہ نہیں کہ چودھویں صدی کے سر پر کوئی مجدد نہ آوے۔ مجدد کا آنا نہایت ہی ضروری ہے۔ خاص کر ایسے پرفتن زمانہ میں جبکہ اسلام پر ہر پہلو اور ہر طرف سے مصائب کے پہاڑ کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ اور اسلام ایسے نرغہ میں پھنس گیا ہو کہ جس سے حاضری نہایت ہی مشکل ہو گئی ہو۔"

احمدی دوستو! آپ کی کتاب "عسل مصفیٰ" میں 83 مجددین کی فہرست دی ہے اور ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ ہم اس کا انکار نہیں

کر سکتے کہ بعض ممالک میں بعض بزرگ ایسے بھی ہوں گے جن کو مجدد مانا گیا ہو اور ہمیں ان کی اطلاع نہ ملی ہو۔ احمدی دوستو یہ تو ظاہر ہے کہ مجدد وہی ہو سکتا ہے جو اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ قرآن وحدیث کا علم رکھتا ہو۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلی صدی سے لے کر تیرھویں صدی تک تمہارے 83 مجدد ہوئے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی پتہ نہیں چلا کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں۔ انہیں زندہ ماننا شرک ہے اور لوگوں کے واسطے سب سے بڑا فتنہ ہے اور پھر سب سے بڑا ظلم یہ کہ خود مرزا صاحب بھی اپنی زندگی کے 57 سال 4 ماہ 25 دن تک اس شرک میں مبتلا رہے اور یہی کہتے رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

احمدی دوستو! مرزا صاحب نے سب سے بڑا فتنہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کو قرار دیا ہے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ماننا شرک کہا ہے۔ 13 صدیوں کے کسی مجدد نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کی اصلاح کیوں نہیں کی۔ اس لئے کہ 13 صدیوں کے سب مجدد حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کے قائل تھے، کسی مجدد نے ہرگز نہیں کہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں بلکہ سب نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور انکا نزول ہوگا۔ اگر کسی نے کہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں تو حوالہ دو۔

آپ ذرا سوچیں یہ ساری باتیں یہ نہیں بتاتیں کہ یہ سارے کا سارا دجل ہے، فریب ہے، ہیرا پھیری ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب پہلے ہی دن کہہ دیتے کہ عیسیٰ علیہ السلام تقریباً دو ہزار سال پہلے فوت ہو چکے ہیں چہ جائیکہ ان کو اتنا عرصہ زندہ مانتے رہے اور اپنی کتابوں میں لکھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ بھی نعوذ باللہ خاموش رہے، کیا اللہ تعالیٰ سے بھی نعوذ باللہ غلطی ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کیوں نہ بتایا کہ غلام احمد کیا لکھ رہے ہو؟ مرزا صاحب کو الہام ہوتے رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، آسمانوں سے اتریں گے اور کوئی بتانے والا نہ تھا کہ یہ الہام غلط ہیں۔ روح القدس جبرائیل علیہ السلام بھی خاموش رہے۔ کثرت سے تفاسیر کا مطالعہ اور بالخصوص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر میں بھی یہ مسئلہ نہ ملا۔ تیرہ صدیوں کے مجددین میں سے کسی ایک کو بھی یہ معلوم نہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور وہ سب ان کو زندہ مانتے رہے اور حیات نزول عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق لکھتے رہے جب ملہم من اللہ ہو کر لکھی گئی کتاب براہین احمدیہ (قطبی) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش رہے۔ پھر عمر کے آخری حصہ میں تواتر سے ہونے والے الہامات نے مرزا صاحب پر یہ تو کھول دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور مرزا صاحب خود مسیح موعود ہے۔ مگر یہ الہامات نہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر کے متعلق بتا سکے اور نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے متعلق بتا سکے۔

احمدی دوستو! آدمی آلو خریدتا ہے تو اسے اچھی طرح دیکھتا ہے کہ کہیں یہ خراب یا کانا تو نہیں۔ کیا یہ انصاف کی بات ہے کہ جہاں

ایمان کے سودے ہوں وہاں آنکھیں بند کر کے کسی کی ہر بات قبول کرلے۔ یہ تو جنت اور جہنم کا سوال ہے۔اس قدر غفلت سے کام نہ لیں بلکہ سوچیں، سمجھیں اور اپنا عقیدہ وہی بنائیں جو تمام امت کا متفقہ طور پر چلا آرہا ہے اس سلسلہ میں اگر آپ سوالات کرنا چاہیں یا سمجھنا چاہیں یا مجددین ومفسرین ومحدثین کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیں تو میرے ساتھ رابطہ کرلیں۔اگر آپ نے میری باتیں جو مرزا صاحب کی کتابوں سے بھی عرض کروں گا، غور سے سنیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی سمجھ میں ضرور آجائیں گے۔آپ اس موضوع پر میرے دو رسائل ''حیات عیسیٰ علیہ السلام از روئے قرآن شریف'' اور ''حیات عیسیٰ علیہ السلام از روئے حدیث شریف'' کا بھی ضرور مطالعہ فرمائیں۔اگر آپ چاہیں تو کسی اپنے مربی صاحب سے میری بات کرادیں۔میں مربی صاحب سے بھی بات کرنے کو تیار ہوں ۔

شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

ابن سرور ابوالشہید حافظ عبدالرحمٰن خان شاہ عالمی مظفر گڑھی

مہتمم مدرسہ مخزن العلوم خطیب وامام مسجد توحید (قبرستان والی)

بی ون 9 بلاک ٹاؤن شپ لاہور

فون 0092-42-5120403 موبائل 0300-4808818